مکتوباتِ اختر، اعزہ و اقرباء کے نام

بنام جمیل الدین غوثی مقیم کراچی

(لاہور)

۱۰ مارچ ۱۹۵۳ء

میرے مخدوم و محترم حضرتِ قبلہ غوثی صاحب مدظلہ العالی

بعد از سلام مسنون - والا نامہ مورخہ ۵ آج صبح کی ڈاک سے ملا- دو دن سے ڈاک آنے جانے لگی ہے- حالات راہ پر آرہے ہیں - مارشل لاء اور کرفیو جاری ہیں -یہاں سے ۱۶ کی صبح کو بہاولپور روانہ ہوں گے - اور وہاں سے ۱۷ کو روانہ ہو کر ۱۸ کو کراچی پہنچیں گے ان شاء اللہ -

میں نے انجمن میں زیبا صاحب مدیر قومی زبان کو لکھا ہے کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کے سونے بیٹھنے کا انتظام وہاں کر دیں- اور خود مولوی صاحب کو بھی لکھا ہے- آپ اگر زیبا صاحب سے مل سکیں تو خیر ورنہ دفتر کے منشی صاحب سے فرما دیں کہ وہ نیچے زیبا صاحب کے کمرے میں ان کے سونے کا انتظام کر دیں - وہاں بیت الخلاء اور غسل خانے کا کافی انتظام ہے اور ان کو آرام رہے گا- گھر پر مستورات اور بچوں کو اور خود ان کو بھی تکلیف رہے گی-

میرا قیام چندریگر صاحب کے پاس ہے - انتظام بالکل شاہانہ ہے - صرف صبح دو تین گھنٹے موٹر پر مولوی صاحب کے پاس جاتا ہوں -یہاں کا کام ختم ہو چکا - اب صرف ۱۳ کو ایک جلسہ ہے - اس کے بعد دو دن اور پھر ۱۶ کو روانگی - موجودہ حالات نے ہمیں روک رکھا ہے-

امید کہ مزاجِ اقدس بخیر و عافیت ہو گا- آپ کی موجودگی سے مجھے اطمینان ہے - میں نے یہاں آکر دیکھا کہ بچوں کے بغیر ایک دن نکلنا مشکل ہے - سخت کوفت اور تکلیف محسوس کر رہا ہوں- چار سال کے بعد باہر نکلا ہوں لیکن کہیں جی نہیں لگتا -چنانچہ اب تک کہیں باہر نہیں گیا - نہ بازار میں گیا اور نہ کسی سے ملا - امید ہے گھر میں سب خیریت سے ہوں گے-

آپ کا:

اختر

بنام منیرالدین غوثی مقیم احمدآباد

دہلی

۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء

مکرمی جناب منیرالدین صاحب! السلام علیکم

میں یہاں خیریت سے پہنچ گیا ہوں - سردی بہت زیادہ ہے - کل صبح سے ادارے کا اجلاس شروع ہو گیا ہے - آج صبح کے اجلاس میں میرا مقالہ بھی پیش کر دیا گیا - آج مشاعرہ رکھا گیا ہے - میری طبیعت اچھی ہے ، مگر سردی ناقابل برداشت ہے- شیروانی پر اوورکوٹ پہننے پر بھی سردی لگتی ہے- کل رات کو ایک روسی عالم ڈاکٹر آئی ونوف نے ایک انگریزی ہوٹل میں ڈنر پر بلایا تھا - شہر سے ہوٹل کافی دور ہے- وہاں سے لوٹ کر آیا تو سردی خوب لگی -. بہرحال ، خدا کا شکر ہے کہ صحت اچھی ہے-یہاں میں اور پروفیسر عبدالعزیز میمن ایک کمرے میں ایک ساتھ رہتے ہیں، ان کی وجہ سے بڑا لطف رہتا ہے - حیدرآباد ، لاہور ، رامپور وغیرہ کے احباب آگئے ہیں، ان سے خوب گھٹتی ہے-یہاں کے بعض عمائدین اور علماء سے ملاقات ہوئی- کل شام تک جلسہ رہے گا - ان شاء اللہ پرسوں بمبئی جانے کے لیے نکلوں گا- شاید آگرہ ، علی گڑھ وغیرہ نہ جا سکوں - یقین ہے کہ میں ۳۰ تک بمبئی پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے اِن شاء اللہ ۶- ۷ تک آ جاؤں گا- اب تک آپ کا کوئی خط نہیں آیا - آج شام تک شاید مل جائے-

امید ہے کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے ، اخترین بھی خیر و عافیت سے ہوں گے- میری طرف سے جناب معین الدین صاحب اور حضرت والد صاحب قبلہ اور والدہ صاحبہ کی خدمت میں آداب - یوسف میاں ، بابو میاں وغیرہ کو سلام ، مینا بی بی اور خالدہ اختر اور عابدہ اور محبوبہ وغیرہ بچوں کو پیار - مقیم میاں کو دعا-

اختر

Muniruddin Ghausi

Baluchawad,

Ahmedabad

(Gujrat)

جوناگڑھ

۲۰ فروری ۱۹۴۲ء

مکرمِ بندہ ، السلام علیکم

یہ خط آپ کو اس وقت لکھ رہا ہوں جب کہ جوناگڑھ پر غنیم کی طرف سے ہوائی حملہ ہونے میں ایک گھنٹے کی دیر ہے۔ روایت کیا اس کو جاپانی ہوا بازوں سے انگریزی ہوا بازوں نے اور ان سے روایت کی ریزیڈنسی کے حکام خوف زدہ نے اور ان سے ہمارے دیوان صاحب بہادر نے کہ اے لوگو! قریب ہے وہ وقت کہ حملہ کریں تم پر جاپانی ہوائی جہاز اور بمباری کریں اوپر شہر تمھارے کے ، بس تیار ہو جاؤ تم واسطے بچاؤ اپن کے ، اور گھس جاؤ تم بیچ گھروں اپنے کے جس طرح گھس گئی تھیں چیونٹیاں خوف سے اپنی بلوں میں آتا دیکھ کر لشکر سلیمان علیہ السلام کو۔ سو کئی دن کی تیاریوں اور ہدایتوں کے بعد آج ہم اور ہمارے ساتھی تیار ہو گئے ہیں واسطے حفاظت اپنی کے - اور جیسے ہی ۹ بجے بجلی گھر سے خطرے کی سیٹی بجنے لگے گی ہم شہر والوں کو کہہ دیں گے کہ دبک جاؤ اپنے اپنے گھونسلوں میں اور جیسے ہی سیٹی بجنے لگے گی امن کی ہم سب سے کہتے پھریں گے کہ اب نکل آؤ کہ نہ یہاں جاپانی ہوائی جہاز ہیں نہ جرمنی ، بلکہ یہ ایک بیم و ہراس کی لہر تھی جو دوڑ گئی تھی بیچ خون ہمارے کے ، ڈرانے سے سرکار بہادر کے - یہ سلسلہ تین روز تک رہے گا ، اور ہم تعلیم پا کر ڈرنے ، بھاگنے ، چھپنے اور جان بچانے میں مشاق ہو جائیں گے - جے انگریز بہادر کی !

ہاں تو ایسے خطرناک وقت میں آپ کو خط لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں ، حالانکہ کئی دن ، بلکہ ہفتوں اور مہینوں سے آپ نے بھولے سے ایک کارڈ لکھنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں فرمائی دیجے اس جرات کی داد اور لکھ ڈالیے جلدی سے ایک خیریت نامہ جو جاپانی حملوں کی اور انگریزی مدافعانہ کوششوں کی روداد سے بھی زیادہ مطول اور مفصل ہو۔

گزشتہ ۲۰ دن سے اختری بی اور بچے اور نانی اماں سب ماناودر گئے ہیں - یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا- میں بھی دو مرتبہ گیا تھا - صابرہ کی طبعیت اب اچھی ہے - مگر جلد جلد بیمار ہو جاتی ہے اور پیدائش سے لے کر اب تک سب کو فکر میں ڈال رکھا ہے۔

خالدہ اور شاکرہ بالکل تندرست ہیں - خالدہ تو میرے پاس یہاں اکیلی ۸ روز تک رہی- اختری بی بالکل اچھی ہیں ، اماں بھی خیریت سے ہیں - منا بی بی اسکول جاتی ہیں - نسیم میاں دندناتے ہیں ، حسین میاں مرغی خانے کے داروغہ مقرر ہوئے ہیں اور ہمیشہ انڈے بچوں کی فکر میں رہا کرتے ہیں - بیکار مباش پر پورا عمل درآمد ہے - صحت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے-

یہاں گھر میں ہر طرح خیریت ہے- چہار درویش خیروعافیت سے ہیں اور امتحان کی بلا سر

پر ہے اور اس کو ٹالنے کی فکر میں لگ گئے ہیں دو کا ۲۴ کو امتحان شروع ہو گا اور دو کا مارچ میں۔

امید ہے کہ آپ اور سب متعلقین خیروعافیت سے ہوں گے (اس قدر لکھ چکا تھا کہ پی آر کا سائرن بجا اور میں اپنی ڈویژن وارڈن کی ڈیوٹی پر چلا گیا)

۱۲ گھنٹے کے بعد بوقت شب ۹ بجے

آج حسین میاں کا خط آیا کہ بابو میاں آگئے ہیں اور وہ دونوں کل یہاں آنے والے ہیں

میری طرف سے حضرت قبلہ کو آداب و تسلیمات - بچوں کو پیار و دعا ، یوسف میاں ، یٰسین میاں وغیرہ کو سلام - مولوی ابو ظفر صاحب ملیں تو سلام عرض کر دیں - ان کو میرے دونوں خط مل گئے ہوں گے۔

احقر :

اختر

(امکاناً یہ مکتوب منیرالدین غوثی مقیم احمد آباد کو لکھا گیا ہے)

بچوں کے نام

(۲)

(لاہور)

۷ مارچ ۱۹۵۳ء

میرے دل اور جگر کے ٹکڑے ، آنکھوں کے نور اور دل کے سرور پیارے بچو! تم سے جدا ہوئے آٹھ روز ہو گئے - تمھاری یاد دل کو ستاتی ہے۔ دو ایک ضروری کام ختم ہو چکے۔ اب صرف ۱۳ تاریخ کو ایک جلسہ ہے اس کے لیے ٹھہرے ہوئے ہیں - پشاور اور بھاولپور سے کوئی جواب نہیں آیا اس لیے وہاں نہیں جا سکے۔ اب انشاء اللہ ۱۴ جون کی صبح کو روانہ ہو کر ۱۵ کی صبح کو وہاں پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ - یہاں چار پانچ روز سے بڑے فسادات ہو رہے ہیں۔ کئی مرتبہ گولیاں چلیں اور کئی آدمی ہلاک ہوئے - معاملہ سلجھتا نظر نہیں آتا - خدا رحم کرے یہاں کی حکومت نے عوام کے مطالبات مان لیے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو اقلیت قراد دینا ، ظفر اللہ خاں کو نکال دینا اور سرکاری بڑے عہدوں سے ان کو الگ کرنا، ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ اختیار مرکزی حکومت کا ہے اس کے لیے کسی وزیر کو کراچی بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن پبلک نہیں مانتی اور اب تک برابر لڑائی کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر میں عام ہڑتال ہے اور شام کو ساڑھے تین بجے سے صبح کو چھے بجے تک کرفیو رہتا ہے - تم نے اخباروں میں پڑھا ہو گا۔ ۸ بسیں اور کئی مکان جلا

دیے۔

تم کو ایک خط ۲ مارچ کو لکھا تھا - امید ہے کہ مل گیا ہو گا ، جواب کا انتظار ہے۔
امید ہے کہ تم سب خیریت سے ہو گے ، پیارے مسعود اور ارشاد اچھے ہوں گے ، ان کو میری طرف سے پیار کرو۔ بابا میاں کے سر پر ایک دھول جما کر پوچھو کہ پڑھنے جاتے ہیں یا نہیں - صابرہ بیٹی شرارت کرتی ہو گی - تمھاری اماں روز بابا اور صابرہ کو مارتی ہوں گی۔
میری طبیعت اچھی ہے - تین دن سے زکام ہو گیا ہے اور پیر میں بھی درد ہے - چوندریگر چچا کی عالیشان کوٹھی میں ٹھہرا ہوا ہوں - ہر قسم کا آرام ہے لیکن تم کہاں ؟ اکیلے طبیعت گھبراتی ہے - اس وقت صبح کے پانچ بج رہے ہیں - خدا حافظ تمھاری اماں اور اماں جان کو سلام نانا باوا روز آتے ہوں گے - ان کو آداب۔ خدا تم سے جلد ملائے -

تمھارا چہیتا باپ

اختر

آج صبح مارشل لاء (فوجی قانون) جاری ہو گیا ہے اور پورے شہر کا قبضہ فوج کے ہاتھ میں ہے - آج بہاولپور سے تار آیا ہے اس لیے ۱۶ کو وہاں جائیں گے ، ۱۸ تک کراچی پہنچیں گے - فکر نہ کرنا۔

----

(۱)

(لاہور)

۲ مارچ ۱۹۵۳ء

پیارے بچو ! سلام اور دعا -

تم سے جدا ہو کر میں یہاں کل صبح ساڑھے آٹھ بجے پہنچا۔ اسٹیشن پر مولوی صاحب کے میزبان ، حفیظ چچا اور چوندریگر صاحب کے سیکریٹری موٹر لے کر آئے تھے - میں سیدھا گورنر صاحب کی کوٹھی میں روانہ ہو گیا۔ یہاں کا انتظام دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ بالکل شاہی ٹھاٹھ ہیں۔ نہا دھو کر کپڑے بدلے - ناشتہ کھایا اور مولوی صاحب کے پاس موٹر میں بیٹھ کر پہنچ گیا۔ دوپہر کو پھر اپنی قیام گاہ پر واپس آگیا - دوپہر کا کھانا گورنر صاحب کے ساتھ کھایا اور دو گھنٹے ان کی صحبت میں صرف ہوئے۔ پھر چار بجے مولوی صاحب اور وفد کے چھ سات ارکان کے ہمراہ وزیر اعلیٰ کے ہاں گئے۔ وہاں چائے کا انتظام تھا اور اعلیٰ قسم کی مٹھائیاں تھیں - پیارے بچو! تم بہت یاد آئے۔ صرف ایک ٹکڑا کھایا تھا وہ مشکل سے گلے کے نیچے اترا - اور تمھارے تصور میں سب کچھ بھول گیا - وزیر صاحب نے اپنے بازو میں بٹھایا۔ اچھی اچھی چیزیں سامنے رکھیں لیکن میں نے معافی چاہی اور صرف

چائے پی لی - وہاں سے واپس آکر گورنر ہاؤس میں کمرے کے اندر بیٹھا ہوا ہوں- اور تم کو یاد کرتا ہوں - ابھی رات کا کھانا گورنر صاحب کے ساتھ ہو گا- کل شام کو مولوی صاحب اخباروں کو بیان دیں گے - دو تین روز اسی میں نکل جائیں گے - اگر پیشاور سے اور بہاولپور سے جواب آگیا تو وہاں بھی جانا ہو گا - ورنہ ۴ - ۵ روز میں چلے آئیں گے - وزیر صاحب نے اچھی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے اور یہاں کے اور لوگوں سے بھی کامیابی ہو گی-

تم خط لکھو تو گورنر ہاؤس کے پتے پر لکھو اور اپنی اور اپنی اماؤں اور بھائی کی خیریت لکھو اور سب کو سلام اور دعا کہو- تم کو جو چیز پسند ہو فوراً لکھو - پتہ انگریزی میں لکھوانا - دفتر کا چپراسی روزانہ ایک مرتبہ آتا ہو گا-

نانا باوا آتے ہوں گے ، ان کو آداب اور سلام- آپا جان اور نسیم ، نعیم ، رشید میاں سب کو سلام-

تمھارا چاہنے والا باپ

اختر

بنام نامعلوم

کرم فرمایم- سلام مسنون

نوازش نامہ پہنچا- ممنون فرمایا - اپنی متعلق کچھ کہنا خود ستائی ہے۔بہرحال بطور امتثال امر چند باتیں پیش کرتا ہوں-

۱- سنہ ولادت صحیح طور پر تو معلوم نہیں البتہ ۹۴- ۱۸۹۵ء کے لگ بھگ سمجھیے اور اس اعتبار سے عمر تقریباً ۵۸ سال-

۲- ابتدائے عمر میں اردو فارسی عربی پڑھی اور درس نظامیہ کی تکمیل کی اس کے بعد انگریزی تعلیم مطابق نصاب یونیورسٹی مکمل کی-

۳- اردو ، فارسی ، عربی ، انگریزی ، گجراتی ، ہندی زبانوں میں لکھنے اور پڑھنے کی خاصی مہارت رہی-

۴- اوائلِ عمر میں اردو ادب سے خاص شغف رہا ہے چنانچہ اردو کے نامی رسائل مخزن ، تمدن ، العصر ، نقاد میں لکھتا رہا-

۵- علمی تحقیق کے سلسلے میں معارف ، اردو ، مصنف وغیرہ میں کئی مضامین لکھے - انگریزی میں حیدرآباد کے سہ ماہی اسلامک کلچر میں متعدد مضامین لکھے-

۶- ۱۹۳۳ء میں جوناگڑھ سے ایک علمی و ادبی مالہ شہاب نامی جاری کیا-

۷- ۱۹۴۱ء سے ۱۹۵۰ء تک رسالہ اردو اور قومی زبان انجمن ترقی اردو کا مدیر رہا-

۸- ۱۹۱۲ء سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری ہے- اب تک مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں:

۱- حیاتِ نظامی گنجوی

۲- اسلام کا اثر یورپ پر

۳- طبقات الامم (عربی کتاب کا ترجمہ)

۴- علم و اسلام (موسیو رینان کے لکچر اور اس کے رد کا اردو ترجمہ)

۵- زرِگل (ادبی مضامین کا مجموعہ)

۶- مترجمات (مختلف زبانوں سے علمی مضامین کے تراجم)

۷- لمعاتِ اختر (مجموعہ منظومات)

۸- سیپارۂ دل (مجموعہ غزلیات)

۹- دلی گجراتی (غیر مطبوعہ)

۱۰- مطالعات بر حیات و تصانیفِ نظامی (غیر مطبوعہ) ، دیوانِ نظامی ایڈٹ کیا

۱۱- سیرۃ المعریٰ (غیر مطبوعہ)

۱۲- اسٹڈیز: اسلامک اینڈ اورینٹل (اشرف - لاہور)

۱۳- مقالات اختر (علمی و تحقیقی)

۱۴- مقالات (متعلقہ اردو زبان و ادب)

۱۵- مقالات (متفرقہ)

۴۹ سے ۵۳ تک انجمن ترقی اردو کا نائب معتمد رہا - ایک سال سے سندھ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے شعبے کا صدر ہوں اسلامی تاریخ و تمدن سے خاص شغف رہا اور گذشتہ ۵ سال سے مختلف علمی و ادبی اور ثقافتی موضوعات پر ریڈیو پاکستان سے تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔

خاندان - ریاست جوناگڑھ کے معزز قضاۃ اور رؤساء کے علمی خاندان سے ہوں اور بد نام کنندۂ نکو نامے چند - تیس سال تک اکثر ریاست کے معزز عہدوں پر فائز رہا - اور تعلیمی اصلاحی اور سیاسی خدمات انجام دیں۔

(مکتوب الیہ کی صراحت موجود نہیں ، تاہم زمانے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ مکتوب میں ہے کہ "ایک سال سے سندھ یونیورسٹی میں ہوں" اس لیے دسمبر ۱۹۵۴ء میں لکھا گیا ہو گا۔ مدیر)